روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 13 جنوری 2012ء 18 صفر 1433 ہجری 13 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 11

فرشتوں کی دعائیں

حضرت عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے درود پڑھتے رہتے ہیں۔اب وہ شخص چاہے تو اس میں کمی کرے یا چاہے تو اس میں اضافہ کرے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلٰوۃ باب الصلوۃ علی النبی حدیث نمبر897)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

فرشتوں کا وجود ماننے کے لئے نہایت سہل اور قریب راہ یہ ہے کہ ہم اپنی عقل کی توجہ اس طرف مبذول کریں کہ یہ بات طے شدہ اور فیصل شدہ ہے کہ ہمارے اجسام کی ظاہری تربیت اور تکمیل کے لئے اور نیز اس کام کے لئے کہ تا ہمارے ظاہری حواس کے افعال مطلوبہ کما ینبغی صادر ہو سکیں خدا تعالیٰ نے یہ قانون قدرت رکھا ہے کہ عناصر اور شمس و قمر اور تمام ستاروں کو اس خدمت میں لگا دیا ہے کہ وہ ہمارے اجسام اور قویٰ کو مدد پہنچا کر ان سے بوجہ احسن ان کے تمام کام صادر کرادیں اور ہم ان صداقتوں کے ماننے سے کسی طرف بھاگ نہیں سکتے کہ مثلاً ہماری آنکھ اپنی ذاتی روشنی سے کسی کام کو بھی انجام نہیں دے سکتی جب تک آفتاب کی روشنی اس کے ساتھ شامل نہ ہو اور ہمارے کان محض اپنی قوت شنوائی سے کچھ بھی سن نہیں سکتے جب تک کہ ہوا متکیّف بصوت ان کی ممد و معاون نہ ہو۔ پس کیا اس سے یہ ثابت نہیں کہ خدا تعالیٰ کے قانون نے ہمارے قویٰ کی تکمیل اسباب خارجیہ میں رکھی ہے اور ہماری فطرت ایسی نہیں ہے کہ اسباب خارجیہ کی مدد سے مستغنی ہو۔ اگر غور سے دیکھو تو نہ صرف ایک دو بات میں بلکہ ہم اپنے تمام حواس تمام قویٰ تمام طاقتوں کی تکمیل کے لئے خارجی امدادات کے محتاج ہیں پھر جبکہ یہ قانون اور انتظام خدائے واحد لاشریک کا جس کے کاموں میں وحدت اور تناسب ہے ہمارے خارجی قویٰ اور حواس اور اغراض جسمانی کی نسبت نہایت شدت اور استحکام اور کمال التزام سے پایا جاتا ہے تو پھر کیا یہ بات ضروری اور لازمی نہیں کہ ہماری روحانی تکمیل اور روحانی اغراض کیلئے بھی یہی انتظام ہوتا۔ دونوں انتظام ایک ہی طرز پر واقع ہو کر صانع واحد پر دلالت کریں اور خود ظاہر ہے کہ جس حکیم مطلق نے ظاہری انتظام کی یہ بنا ڈالی ہے اور اسی کو پسند کیا ہے کہ اجرام سماوی اور عناصر وغیرہ اسباب خارجیہ کے اثر سے ہمارے ظاہر اجسام اور قویٰ اور حواس کی تکمیل ہو۔ اس حکیم قادر نے ہماری روحانیت کے لئے بھی یہی انتظام پسند کیا ہوگا کیونکہ وہ واحد لاشریک ہے اور اس کی حکمتوں اور کاموں میں وحدت اور تناسب ہے اور دلائل اِنّیہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ سو وہ اشیاء خارجیہ جو ہماری روحانیت پر اثر ڈال کر شمس اور قمر اور عناصر کی طرح جو اغراض جسمانی کے لئے ممد ہیں ہماری اغراض روحانی کو پورا کرتی ہیں انہیں کا نام ہم ملائک رکھتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5صفحہ 133)

نماز کی حفاظت کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

”اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور اپنے گھروں کی نمازوں کی بھی حفاظت کریں۔اور گھروں کی نمازوں کی حفاظت یہی ہے کہ اپنے بچوں کو دیکھیں، خاص طور پر لڑکوں کو جو خدام کی عمر کو پہنچے ہیں اگرچہ خدام الاحمدیہ بھی اس طرف توجہ کر رہی ہے لیکن اگر انصار والدین ان کی نگرانی نہیں کریں گے تو اس کا اتنا اثر نہیں ہوگا۔اس لئے ساری تنظیمیں جو بنائی گئی ہیں ان کا مقصد یہ تھا کہ ہر تنظیم اپنی اپنی ذمہ داری سمجھے۔ اگر لجنہ میں کمی ہے تو انصار سے پوری ہو، اگر انصار میں کمی ہے خدام سے پوری ہو، خدام کی کمی ہے انصار پوری کریں۔ ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہوں اور جب پھر جماعتی طور پر کمزوری ہے تو ذیلی تنظیمیں اس کو پورا کر رہی ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرمایا کرتے تھے کہ اگر ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام Active ہو جائے تو ہمارے جو ترقی کے قدم ہیں وہ کئی گنا بڑھ جائیں۔“

(الفضل انٹرنیشنل 22 فروری 2008ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت سپروائزر

نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ جات کی بلڈنگز اور سٹورز کی دیکھ بھال اور روزمرہ کے امور کی نگرانی کیلئے ایک کارکن کی ضرورت ہے۔ایسے احباب جو وقف کے جذبہ سے کام کر سکتے ہوں اپنی درخواستیں مکمل کوائف اور صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

(نظارت تعلیم)

مشعلِ راہ

رسم ورواج کی بجائے قرآن کو دستور العمل بنائیں

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 10 ر اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود چاہتے تھے کہ آپ کی جماعت میں شامل ہونے والا ہر شخص قرآن کریم کے حکموں پر عمل کرنے والا ہو اور کم از کم عمل کرنے کی کوشش کرنے والا ہو، اس کو ماننے والا ہو۔ اگر ایک حکم کو بھی نہیں مانتا تو فرمایا کہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ چاہتے تھے کہ آپ کے ماننے والے دنیا کی رسموں سے بالا ہو کر دنیا کے لالچوں اور فضول رسموں سے بچنے والے ہوں۔ اور انہی اعمال کو بجالانے کی کوشش کرنے والے ہوں جن کا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ اور خدا کے رسول نے وہی حکم دیا ہے جو خدا کا قرآن میں حکم ہے۔ تبھی تو جب کسی نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا تھا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارہ میں بتائیں تو آپؓ نے فرمایا کیا قرآن نہیں پڑھتے۔ جو قرآن میں خلق بیان ہوئے ہیں وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق تھے۔ اس لئے حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ میں تو اپنے آقا اور مطاع کی پیروی کرتا ہوں اور قرآن کے ہر حکم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہوں۔ تم بھی اگر ایسی اتباع کرنے کی کوشش کرو گے تو میری جماعت میں شمار ہو گے اور بیعت کرنے کے بعد پھر اس کے نمونے بھی جماعت نے دکھائے۔

سب سے پہلے ایک خاتون کا نمونہ یہاں پیش کرتا ہوں۔ یہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ تھیں۔ ان کے بھانجے چوہدری بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے چوہدری صاحب کو بیان کیا، چوہدری صاحب نے یہ لکھا ہے یہاں کہ والدہ صاحبہ کو بدعات رسوم سے کس قدر نفرت تھی اس کا اندازہ اس طرح ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میری شادی کا موقعہ تھا (چوہدری بشیر صاحب کی)۔ نکاح کے بعد مجھے زنانہ میں بلایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ جیسے دیہات میں رواج ہے دو نشستوں کا ایک دوسرے کے مقابل انتظام کیا گیا ہے اور مجھ سے توقع کی جارہی ہے کہ میں ایک نشست پر بیٹھ جاؤں اور دوسری پر دلہن کو بٹھا دیا جائے۔ اور بعض رسوم ادا کی جائیں جنہیں پنجابی میں بیڑ وگھوڑی کھیلنا کہتے ہیں۔ میں دل میں گھبرایا۔ لیکن پھر میں نے خیال کیا کہ اس وقت عورتوں کے ساتھ بحث اور ضد مناسب نہیں اور میں اس نشست پر جو میرے لئے تجویز کی گئی تھی بیٹھ گیا اور ان اشیاء کی طرف جو اس رسم کے لئے مہیا کی گئی تھیں ہاتھ بڑھایا۔ اتنے میں ممانی صاحبہ (یعنی چوہدری صاحب کی والدہ نے) میرا ہاتھ کلائی سے مضبوط پکڑ کر پیچھے ہٹا دیا اور کہا: نہ بیٹا یہ شرک کی باتیں ہیں۔ اس سے مجھے بھی حوصلہ ہو گیا، میں نے ان اشیاء کو اپنے ہاتھ کے ساتھ بکھیر دیا اور کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ میں ان رسوم میں شامل نہیں ہوں گا اور اس طرح میری مخلصی ہوئی۔

آج بھی عورتوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ صرف اپنے علاقہ کی یا ملک کی رسموں کے پیچھے نہ چل پڑیں۔ بلکہ جہاں بھی ایسی رسمیں دیکھیں جن سے ہلکا سا بھی شائبہ شرک کا ہوتا ہو تو ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے تمام احمدی خواتین اسی جذبہ کے ساتھ اپنی اور اپنی نسلوں کی تربیت کرنے والی ہوں۔ ہمارے ملکوں میں، پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں مسلمانوں میں بھی یہ رواج ہے کہ لڑکیوں کو پوری جائیداد نہیں دیتے۔ پوری کیا، دیتے ہی نہیں۔ خاص طور پر دیہاتی لوگوں میں، زمینداروں میں۔ اس کا ایک نمونہ ہے، چوہدری نصر اللہ خان صاحب کا۔ چوہدری صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ کو اس زمانہ کے رواج کے مطابق والد صاحب نے ان کی شادی کے موقع پر بہت سارا جہیز دیا اور پھر آپ نے یہ وصیت بھی کر دی کہ آپ کا ورثہ شریعت محمدی کے مطابق تقسیم بھی ہو گا، لڑکوں میں بھی اور لڑکیوں میں بھی۔ چنانچہ اس کے مطابق ان کی وفات کے بعد ان کی بیٹی کو بھی شریعت کے مطابق حصہ دیا گیا۔

(روزنامہ الفضل یکم جون 2004ء)

فضائل قرآن مجید

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لُولُوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اُس کے ہمتائی، کہاں مقدورِ انساں ہے
بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے
ارے لوگو! کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بُوئے ایماں ہے
خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو، یہ کیسا کذب و بہتاں ہے؟
اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذات واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے؟
یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے؟
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے
ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل وجاں اس پہ قرباں ہے

درثمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی ناقابل فراموش خدمات

آپ نے اقوام متحدہ میں ایسی پُرزور آواز اٹھائی کہ عرب نمائندگان بھی حیرت زدہ رہ گئے

اقوام متحدہ کے اجلاس 1948ء کی مطبوعہ رپورٹ میں چوہدری صاحب کی تقاریر کا ترجمہ

﴿قسط اول﴾

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

فلسطین کا مسئلہ آج بھی اسی طرح لاینحل ہے جس طرح 1948ء میں تھا۔ پاکستان ابتداء سے ہی فلسطینیوں کے حق خود اختیاری کا حامی رہا ہے۔ جب پاکستان اقوام متحدہ کا رکن بنا تو اس وقت یہ سوال جنرل اسمبلی میں پیش تھا پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں نے فلسطین کمیشن کی تقسیم کی تجویز کا ایسا تجزیہ کیا کہ عرب نمائندگان بھی حیرت زدہ رہ گئے۔

تحدیث نعمت میں سر ظفر اللہ نے لکھا کہ:

''جب پاکستان کی طرف سے میں نے پہلی تقریر شروع کی تو عرب نمائندگان کو بھی کچھ اندازہ نہیں تھا کہ میری تقریر کا رخ کس طرف ہوگا۔ پاکستان ایک دو روز قبل ہی اقوام متحدہ کا رکن منتخب ہوا تھا۔ عرب ممالک کے مندوبین ہمیں خاطر ہی میں نہیں لاتے تھے اور ہماری طرف سے بالکل بے نیاز تھے۔ میری تقریر کا پہلا حصہ تو تاریخی اور واقعاتی تھا جس کے بعض حصوں سے بعض عرب مندوب بھی ناواقف تھے جب میں نے تقسیم کے منصوبے کا تجزیہ شروع کیا اور اس کے ہر حصہ کی ناانصافی کی وضاحت کرنی شروع کی تو عرب نمائندگان نے توجہ سے سننا شروع کیا۔ تقریر کے اختتام پر ان کے چہرے خوشی اور طمانیت سے چمک رہے تھے۔ اس کے بعد اس معاملہ میں عرب مؤقف کا دفاع پاکستان کا فرض قرار دے دیا گیا۔ تقریریں تو عرب مندوبین کی طرف سے بھی بہت ہوئیں اور بعض ان میں سے ٹھوس اور مؤثر دلائل سے آراستہ بھی تھیں لیکن عرب فصاحت کا اکثر حصہ جذباتی رنگ لئے ہوئے تھا اور وقت کا بہت سا حصہ انہوں نے یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش میں صرف کیا کہ فلسطین میں جو یہودی آ کر آباد ہو رہے ہیں ان میں سے اکثر نسل ابراہیم سے ہیں ہی نہیں بلکہ روسی قبیلے بنام خازار سے ہیں جن کے آباؤاجداد نے ایک وقت میں یہودی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ عرب مؤقف ہر پہلو سے اس قدر مضبوط اور قرین انصاف تھا کہ اسے تقویت دینے کے لئے ایسے غیر متعلق دلائل کی طرف رجوع کرنا دراصل اسے کمزور کرنا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عرب مندوبین نے کسی مرکز کی ہدایت کے ماتحت اپنے دلائل اور تقریروں کو ترتیب نہیں دیا تھا جو کچھ کسی کے ذہن میں آ جاتا وہ اسے بیان کرنے سے رک نہ سکتا۔ بحث کے دوران ہی میں ظاہر ہونا شروع ہو گیا تھا کہ کمیٹی کا فیصلہ دلائل یا انصاف کی بنا پر نہیں ہوگا۔ کمیٹی میں نیوزی لینڈ کے نمائندے سر کارل بیرنڈسن تھے میری ایک تقریر کے بعد کمیٹی سے نکلتے ہوئے مجھ سے فرمایا کیسی اچھی تقریر تھی صاف واضح پُر دلائل اور نہایت مؤثر۔ سر کارل چونکہ خود اچھے مقرر تھے مجھے ان کے اظہار تحسین سے خوشی ہوئی۔ میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے دریافت کیا ''سر کارل پھر آپ کی رائے کس طرف ہوگی''؟ وہ خوب ہنسے اور کہا ''ظفر اللہ رائے بالکل اور معاملہ ہے''۔ (تحدیث نعمت ص 534)

22/اپریل 1948ء

سر ظفر اللہ کی یہ تاریخی تقریر جو انہوں نے اقوام متحدہ کے ایک سو بائیسویں اجلاس منعقدہ 22/اپریل 1948ء بمقام لیک سکسس نیویارک میں کی، اس اجلاس کی طبع شدہ رپورٹ سے اس کا ترجمہ درج کرتا ہوں۔

''پاکستان کے سر محمد ظفر اللہ خاں نے فرمایا کہ وہ فرانس کی پیش کردہ تجویز سے متفق ہیں جو یوروشلم کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کی غرض سے پیش کی گئی ہے اور جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ اس مقصد کے لئے ایک مقامی کونسل تشکیل دی جائے جس میں یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کو مساوی نمائندگی دی گئی ہو''۔

فلسطین کے بنیادی مسئلہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے پاکستان کے نمائندہ نے حالیہ واقعات کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کیا انہوں نے کہا کہ:

''جنرل اسمبلی نے 29 نومبر 1947ء کو جو ریزولیشن نمبر 2181 منظور کیا ہے بعض نمائندوں کے نزدیک وہ اس مسئلہ کا منصفانہ حل پیش کرتا ہے اس لئے اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے۔ مگر عجیب ستم ظریفی ہے کہ وہی مبینہ منصفانہ حل موجودہ جھگڑے کا بنیادی سبب ہے۔ پچھلے پچیس برس سے فلسطین کا مسئلہ لیگ آف نیشنز اور بعد میں اقوام متحدہ کے لئے لاینحل بنا ہوا ہے۔ ان پے در پے ناکامیوں کی وجہ یہ ہوئی ہے کہ اس مسئلہ کی تہہ میں تضاد کی جو گرہ پڑی ہوئی ہے کسی نے آج تک اس کو سلجھانے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اس کے برخلاف ہمیشہ یہی کوشش کی جاتی رہی کہ لاینحل صورتحال کو قابل قبول صورتحال کے طور پر تسلیم کر لیا جائے۔ موجودہ مسئلہ کا سبب یہ نہیں کہ کچھ عرب اور کچھ یہودی ایک ہی ملک میں رہتے ہیں۔ مسئلہ کی بنیاد اس حقیقت پر ہے کسی نے ان کو ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرا کر دیا ہے۔ اس جھگڑے کا بنیادی سبب یہ تھا کہ برطانیہ نے پہلی جنگ عظیم کے دوران عربوں اور یہودیوں دونوں سے متضاد وعدے کئے تا کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر مطمئن رہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ اس میں حق بجانب ہیں۔ انگریزوں نے عربوں سے فلسطین کی آزادی کا وعدہ کیا اور جب عربوں نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد اس وعدے کے ایفا کا مطالبہ کیا تو انہیں بتایا گیا کہ یہ وعدہ کوئی بین الاقوامی معاہدہ نہیں تھا کہ برطانیہ اس کے ایفا کا پابند ہو کیونکہ اس وعدہ کے وقت عین جنگ کے دوران کسی بین الاقوامی ادارہ کا اجلاس بلانا ممکن ہی نہیں تھا۔ دوسری جانب انگریزوں نے عربوں کو بتائے بغیر یہودیوں سے وعدہ کر رکھا تھا وہ انہیں فلسطین میں ایک ''قومی گھر'' مہیا کریں گے انگریز اس وعدہ کے ایفا کے بھی پابند نہیں تھے مزید برآں عربوں کو یہ بھی یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ یہودیوں سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ کسی صورت میں مقامی فلسطینی باشندوں کے اقتصادی اور سیاسی حقوق پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ یہی تضاد اس فساد کا سبب بن رہا ہے۔ اگر بالفور کا اعلامیہ عربوں کے ساتھ کئے گئے وعدے کے مطابق ہے تو اس کا صرف یہ مطلب بنتا ہے کہ ایک آزاد فلسطینی ریاست کے اندر یہودیوں کو ایک قومی گھر مہیا کیا جائے گا۔ یہودی اعلامیہ بالفور سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ انہیں فلسطین میں ایک آزاد یہودی ریاست قائم کرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔ سیدھی بات ہے دونوں میں سے ایک فریق کو تو اپنا مؤقف چھوڑنا ہوگا اور اسی کو چھوڑنا ہوتا ہے جو بعد میں آیا ہو۔ لہٰذا برطانیہ کو یہودیوں سے کسی ایسی چیز کا وعدہ کرنے کا حق ہی نہیں تھا جس کا وعدہ وہ پہلے ہی عربوں سے کر چکا تھا۔

اس مسئلہ کا حل کرنے کے لئے ایڈہاک کمیٹی نمبر 2 برائے فلسطین نے مسودہ برائے اے اے سی نمبر 3214 میں تجویز کیا تھا کہ اس سوال پر بین الاقوامی عدالت انصاف کی رائے طلب کی جائے مگر یہ تجویز 21 کے مقابلہ میں 20 آراء سے مسترد کر دی گئی اور مسئلہ جاری رہا۔ عرب سمجھتے رہے ان سے وعدہ خلافی ہوئی یہودی کہتے رہے کہ ان سے کیا گیا وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔

یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا کہ حقائق سے آنکھیں چرانا مناسب نہیں اس لئے فلسطین کی موجودہ صورتحال کو حقیقت کے طور قبول کر لینا چاہئے۔ مگر حقیقت ہے کیا؟ فلسطین میں بارہ لاکھ عرب مسلمان اور عیسائی رہتے ہیں اور ساڑھے چھ لاکھ یہودی بستے ہیں۔ ان دو فریقوں کے درمیان مناقشت کو صرف حق خود اختیاری کے اصول پر طے کیا جا سکتا ہے۔ جس کی ضمانت اقوام متحدہ کے منشور کے آرٹیکل نمبر 1 کے پیراگراف نمبر 2 میں دی گئی ہے۔ مگر اقوام متحدہ نے اس کی جانب قدم نہیں اٹھایا۔ دلیل یہ دی گئی کہ یہودی فلسطین میں ایک مخصوص حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی خصوصیت صرف یہ ہے کہ نوے فیصدی یہودی باہر سے لا کر بڑی بے رحمی سے فلسطینیوں پر مسلط کر دیئے گئے ہیں۔ اس تسلط کا جواز ثابت کرنے کے لئے تاریخی عوامل کا حوالہ دیا جاتا ہے مگر جھگڑے کے تصفیہ کی بات ہو تو موجودہ صورتحال کو سامنے رکھنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ یہ دونوں دلیلیں متناقض ہیں۔ حقیقت پسندی کا صرف ایک ہی تقاضا تھا کہ آبادی کے متعلقہ فرقوں کی اضافی اہمیت کو بنیاد بنایا جاتا اور پھر اس معیار کو تسلیم کرتے ہوئے غیر جانبداری سے اس کو نافذ کیا جاتا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ مختار طاقت Mandatory Power یعنی برطانیہ نے جب محسوس کیا کہ ان کے کئے ہوئے وعدہ کی جو تعبیر کی جا رہی ہے کہ آزاد فلسطینی ریاست قائم کی جائے اور وہ اپنے مفوضہ اختیارات کو بروئے کار لا کر ایسا نہیں کر سکتی تو وہ اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں لے آئی۔ اقوام متحدہ نے اس مقصد کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بنائی جس نے اپنی رپورٹ میں اکثریت کی تجاویز اور اقلیت کی دی ہوئی تجاویز بیان کیں۔ (جنرل اسمبلی کے دوسرے اجلاس کا سرکاری ریکارڈ جزو نمبر 11) یہودیوں نے انہیں تسلیم کر لیا مگر عربوں نے

اکثریت کی تجاویز سے اتفاق نہ کیا۔ دونوں فریقوں نے اقلیت کی تجاویز مسترد کر دیں۔ کیا یہی ایک بات اس بات کا مظہر نہ تھی کہ اس مسئلہ کا حل کرنے کے لئے کونسا رخ اختیار کرنے کی ضرورت ہے؟

فلسطینی سوال پر جنرل اسمبلی کی ایڈ ہاک کمیٹی نے دو مزید سب کمیٹیاں بنائیں۔ ایک اکثریت کی تجاویز کی بنیاد پر رپورٹ مرتب کرنے کے لئے اور ایک اقلیت کی تجویز پر رپورٹ مرتب کرنے کے لئے کہ ایک متفقہ حکومت قائم کی جائے سب کمیٹی 2 میں عرب ریاستوں، افغانستان اور پاکستان کے نمائندے شامل تھے اس کے سربراہ کولمبیا کے نمائندے تھے۔ چیئر مین کا خیال تھا کہ کمیٹی کی ساخت ایسی ہے کہ یہ کوئی قابل قبول حل تجویز کر ہی نہیں سکتی۔ اس لئے انہوں نے مشورہ دیا کہ سب کمیٹی کی ساخت تبدیل کر دی جائے۔ مزید برآں ایڈ ہاک کمیٹی کے چیئر مین نے وہ دانشمندانہ تجاویز بھی بڑی حقارت سے مسترد کر دیں جو سب کمیٹی منظور کر چکی تھی۔

اس کا مطلب یہ نکلا کہ اقوام متحدہ اس مسئلہ کے انتہا پسندانہ حل پر تلی ہوئی تھی کہ فلسطین کو دو آزاد ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے جو صرف اقتصادی طور پر متحد ہوں۔ یہ حل جسے بڑا منصفانہ حل کہا جاتا ہے درحقیقت کسی ایک ریاست کو بھی آزاد اور خود مختار نہیں بناتا۔ یروشلم کہ فلسطین کا دل ہے، دونوں ریاستوں میں سے کسی کے سپرد نہیں ہوگا۔ اقتصادی امور، مواصلات، کسٹم کے محصولات، ٹیکس کی وصولی، آبی وسائل کی ترقی، صنعت اور زراعت یہ سب معاملات ایک اقتصادی بورڈ کے سپرد ہوں گے جس میں تین عرب، تین یہودی اور تین اقوام متحدہ کے مقرر کردہ نمائندے ہوں گے جنہیں فیصلہ کن ووٹ دینے کا اختیار ہوگا اور فی الحقیقت وہی ان ریاستوں کے اصل حکمران ہوں گے۔ یہ امر بھی تسلیم کیا گیا کہ عرب ریاست اس وقت تک اقتصادی لحاظ سے اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہوسکے گی جب تک یہودی ریاست اسے چالیس لاکھ پاؤنڈ سالانہ کی اضافی امداد نہیں دے گی۔ یہ کوئی حل تو نہیں۔ ہاں اسے عجوبہ ضرور کہا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد پاکستان کے نمائندہ نے وضاحت کی کہ ان دو آزاد ریاستوں کی ہیئت کیا ہوگی۔ فلسطین جو تقریباً دس ہزار مربع میل رقبہ کا ملک ہے آٹھ حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ تین یہودی علاقے۔ تین عرب علاقے۔ جافہ کا شہر اور یروشلم کا شہر۔ انہیں باور کروایا گیا کہ ایسی تقسیم کے کچھ نقصانات تو ہوں گے مگر یہ قرین انصاف ہوگی۔ فلسطین کی تقسیم کو یہ کہہ کر بھی جائز ثابت کیا جا رہا ہے کہ متفقہ ریاست میں یہودی مستقلاً اقلیت میں تبدیل ہو کر رہ جائیں گے۔ لیکن یہ بات تو تسلیم کی جا چکی ہے کہ یہودی اور عرب دو مختلف فرقے ہیں۔ دو مختلف تہذیبیں ہیں دو مختلف قومیں ہیں اس لئے کسی ایک کو بھی مستقلاً اقلیت میں تبدیل نہیں کیا جانا چاہئے۔ تقسیم کے منصوبہ کے مطابق یہودی ریاست میں پانچ لاکھ آٹھ ہزار یہودی اور چار لاکھ پینتیس ہزار عرب ہوں گے جبکہ عرب ریاست میں آٹھ لاکھ عرب اور تقریباً دس ہزار یہودی ہوں گے۔ مزید برآں صرف حیفہ کے ذیلی ضلع کے سوا جس میں تل ابیب کا شہر بھی شامل ہے۔ یہودی کہیں بھی آبادی کا اکثریتی حصہ نہیں بنتے۔ وہ تین حصے جو یہودی ریاست بنیں گے، مشرقی گلیلی میں چھیاسی ہزار دو سو عرب اور اٹھائیس ہزار سات سو پچاس یہودی رہتے ہیں۔ مرکزی حصہ میں البتہ یہودیوں کی اکثریت کا تناسب یہ ہے کہ یہودی چار لاکھ انہتر ہزار دو پچاس ہیں اور عرب تین لاکھ سات سو ساٹھ۔ مغرب میں نجیب کے علاقہ میں صرف دو ہزار یہودی ہیں اور فی الوقت اسی ہزار عرب آباد ہیں۔ ان حقائق کی موجودگی میں یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ اس تجویز کی مخالفت کرنے والے کھلی جارحیت کا ارتکاب کر رہے ہیں؟

ناانصافی یہیں ختم نہیں ہوجاتی۔ چار لاکھ 35 ہزار عربوں کو یہودی ریاست میں انتہائی اذیت ناک اقتصادی مستقبل کا سامنا کرنا ہوگا۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ عربوں سے یہودیوں کے لئے جو زمین خریدی جارہی ہے وہ یہودیوں کے قومی فنڈ سے خریدی گئی ہے افراد نے نہیں خریدی۔ اس لئے ایک بار جو زمین یہودیوں کے ہاتھ میں پہنچ جائے گی وہ ان کی مستقل ملکیت بن جائے گی۔ چار لاکھ پینتیس ہزار عرب باشندے جو یہودی ریاست کے قیام کے بعد یہودی ریاست میں رہنے پر مجبور ہوں گے فی الوقت یہودیوں سے زیادہ زمین کے مالک ہیں مگر رفتہ رفتہ یہ زمین یہودی مہاجر کالونیوں کو منتقل کی جاتی رہے گی اور انجام کار عرب کاشتکار بے زمین مفلسوں میں تبدیل ہوتے جائیں گے۔ دوسری جانب اگر عرب ریاست میں یہودی اقلیت میں ہوں گے تو وہ اقتصادی طور پر عربوں کے مقابلہ میں کھڑے ہوسکیں گے کیونکہ وہ معیشت سائنس ٹیکنالوجی اور دیگر امور میں عربوں سے زیادہ مضبوط ہیں۔ سوچنا یہ ہے کہ آخر زمین سے ہاتھ دھو لینے کے بعد ان چار لاکھ پینتیس ہزار عربوں کا کیا بنے گا؟ وہ اپنی روزی کیسے کمائیں گے کیونکہ یہودی آباد کاروں کو تو عرب مزدور بھرتی کرنا بھی منع ہے۔ یہ بات بار بار کہی گئی ہے کہ تقسیم کا فیصلہ بڑا منصفانہ اور مہذب دنیا کی روشن ضمیری کی مثال ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اس فیصلہ کو صرف طاقت کے ذریعہ ہی نافذ کیا جا سکتا ہے تو مطلوبہ اکثریت کبھی حاصل نہ ہوتی۔ کتنی عجیب بات ہے کہ 29 نومبر کو کئی ایک نمائندگان نے تقسیم کے حق میں اپنا ووٹ ڈالا (جنرل اسمبلی کے مکمل اجلاس نمبر 128 کا سرکاری ریکارڈ) حالانکہ 26 نومبر کو وہی نمائندگان اعلان کر چکے تھے کہ وہ تقسیم کے خلاف ہیں اور اسے غیر منصفانہ سمجھتے ہیں۔ (جنرل اسمبلی کے مکمل اجلاسات نمبر 124 اور 125 کے دوسرے سیشن کا سرکاری ریکارڈ) اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر 26 نومبر کو رائے شماری ہو جاتی تو تقسیم کے حق میں دو تہائی اکثریت حاصل کرنا ممکن نہ ہوتا۔ اس لئے رائے شماری کے التوا کے لئے مختلف حربے آزمائے گئے۔ اب ان نمائندوں سے جنہوں نے ان تین دنوں میں اپنی رائے تبدیل کر لی۔ استفسار کرنا تحصیل حاصل ہے۔ ان سے تو ہمدردی کرنی چاہئے کہ وہ اپنے ضمیر کی خلش اور اپنے اوپر اور اپنی حکومتوں کے اوپر پڑنے والے دباؤ کی وجہ سے پریشان کن صورتحال میں پھنس کر رہ گئے۔ یہ ساری باتیں اتنی ظاہر و باہر تھیں کہ اس فیصلہ کو اقوام متحدہ کا فیصلہ کہنے کی بجائے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا فیصلہ کہنا چاہئے۔

یہ بات بھی کہی گئی کہ فلسطین کے مسئلہ کو یورپ سے بے دخل کئے جانے والے یہودیوں کے مسئلہ کے طور پر دیکھا جانا چاہئے مگر فلسطینی عربوں نے کیا قصور کیا ہے کہ ان سے ہٹلر کے جرائم کی سزا بھگتنے کی توقع رکھی جائے؟ لاریب ان کی دوبارہ آباد کاری کا مسئلہ حل ہونا چاہئے اور UNCOP اور فلسطینی مسئلہ کی ایڈ ہاک کمیٹی کی سب کمیٹی نمبر 2 اس بات کی سفارش بھی کر چکی ہے کہ اس مسئلہ کو بین الاقوامی سطح پر حل کیا جانا چاہئے (مسودہ نمبر اے اے سی 14 ریزولیوشن نمبر 2 ص 59)۔ اولاً تو بے دخل ہونے والے یہودیوں کو انہی ممالک میں واپس آباد کرنا چاہئے جہاں سے انہیں بے دخل کیا گیا تھا۔ باقی لوگوں کو اقوام متحدہ کی مہاجرین کی تنظیم کے رکن ممالک کو اپنی بساط کے مطابق حصہ رسدی قبول کر لینا چاہئے۔ مگر اس تجویز کو کینیڈا، آسٹریلیا اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ جیسے ممالک نے بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ موجودہ صورت کیا ہے؟ جنرل اسمبلی کے ریزولیوشن کے مطابق ایک نیا کمیشن قائم ہونا چاہئے۔ موجودہ فلسطین کمیشن کوئی قانونی حیثیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ جنرل اسمبلی کے قواعد کی خلاف ورزی کر کے بنایا گیا تھا۔ کارروائی کے قواعد کے مطابق کمیشن کے لئے اراکین کا انتخاب خفیہ ووٹ کے ذریعہ کیا جاتا ہے جبکہ موجود کمیشن کے اراکین کو اسمبلی کے صدر نے مقرر کیا تھا۔

15 مئی کو فلسطین کی Mandatory Power کا اختیار ختم ہو جائے گا تو بے حد افراتفری اور انتشار پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے کیونکہ ابھی تک کوئی با اختیار قانونی ادارہ قائم ہی نہیں کیا گیا جو Mandatory Power کی جگہ لے سکے۔ چارٹر میں کوئی ایسی شق سرے سے ہے ہی نہیں جو طاقت کے استعمال کا جواز مہیا کر کے تقسیم یا کسی اور چیز کا نفاذ کروا سکے۔ کہا جاتا ہے کہ اسمبلی نے دو تہائی اکثریت سے جو تجویز منظور کی ہو وہ فی نفسہ مناسب قانونی اختیار رکھتی ہے۔ یہ بڑے خطرناک مضمرات والی بات ہے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ کوئی بھی تجویز خواہ وہ چارٹر سے مطابقت رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو، قانونی حیثیت حاصل کرنے کے لئے محض دو تہائی ووٹ حاصل کرنے کی محتاج ہوگی۔

یہودی ایجنسی نے نوٹس دے دیا ہے کہ وہ جنرل اسمبلی کے ریزولیوشن کی روح کے مطابق 16 مئی کو اپنی عارضی حکومت قائم کر دے گی، یہ چیز اسمبلی کے ریزولیوشن سے مطابقت نہیں رکھتی کیونکہ ریزولیوشن کے مطابق فلسطین کو دو ریاستوں میں تقسیم ہونا ہے جو محض اقتصادی طور پر ایک دوسرے سے وابستہ ہوں گی کوئی بھی یکطرفہ فیصلہ جنرل اسمبلی کے ریزولیوشن کے منافی ہوگا۔ ابھی تو دونوں ریاستوں کے مابین سرحدیں بھی متعین نہیں کی گئی ہیں۔

یہودیوں کے یکطرفہ اعلامیہ کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ کچھ ممالک شاید انہیں تسلیم بھی کر لیں ادھر فلسطینی عرب بھی اپنی جگہ 16 مئی کو عوام کے حق خود اختیاری کا سہارا لے کر ایک عارضی حکومت کا اعلان کر دیں اور یہودی اراکین کو دعوت دیں کہ وہ دستور ساز اسمبلی میں شریک ہو کر آئین مرتب کرنے میں شامل ہوں۔ یہودی شریک نہ ہوں تو بھی یہودیوں کے انکار کے باوجود اپنی دستور سازی کی کارروائی جاری رکھیں۔ کچھ ممالک شاید عرب فلسطینی ریاست کو تسلیم بھی کر لیں۔ آئندہ پیدا ہونے والی افراتفری کا یہی خاکہ بنتا نظر آتا ہے۔

مسئلہ فلسطین کے مختلف مرحلوں میں اقوام متحدہ نے جو مساعی کی ہیں ان کا مختصر سا جائزہ لینا ضروری تھا تا کہ فلسطین کے مستقبل کے بارہ میں کسی فیصلہ پر پہنچا جاسکے۔ اگر اس مسئلہ کا کوئی ایسا مناسب حال حل تلاش کیا جاسکے جو عالمی ضمیر کے لئے اطمینان بخش ہو تو عیاں ہوگا کہ ایک منصفانہ اور مساویانہ فیصلہ پر عمل کرنے کے لئے طاقت استعمال کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں اور بفرض محال طاقت استعمال کرنا ہی پڑی تو عالمی ضمیر کے قرار پکڑتے ہی اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل تلاش کر لینا مشکل نہیں ہوگا''۔

(ترجمہ از کارروائی اجلاس 122 منعقدہ لیک سکسیس نیویارک۔ بروز جمعرات 22/اپریل 1948ء بوقت تین بجے سہ پہر۔ زیر صدارت مسٹر ٹی ایف زیانگ چین۔ بعنوان فلسطین کے مستقبل کی حکومت کے مسئلہ پر جنرل اسمبلی کی بحث کا تسلسل۔ شائع کردہ مجلس اقوام متحدہ نیویارک۔ بشکریہ ڈاگ ہیمر شولڈ لائبریری اپسالا سویڈن)

23/اپریل 1948ء

اگلے اجلاس یعنی 133 ویں اجلاس میں شام کے نمائندہ نے خطاب کرتے ہوئے حیفہ میں رونما ہونے والے تشدد آمیز واقعات کا ذکر کیا۔ پاکستان کے نمائندے سر محمد ظفر اللہ خاں نے حیفہ میں رونما ہونے والے واقعات پر شام کے نمائندے کے خیالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ کسی جانب سے بھی رونما ہونے والے تشدد اور فساد کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے گوئٹے مالا کے نمائندہ کی بات کو بالکل درست قرار دیا کہ تشدد کسی ایک فریق پر ہوتو اس کی مذمت کرنا دوسرے فریق پر ہوتو چپ سادھ لینا بڑی ناروا بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین میں کوئی یہودی مرے یا عرب مرے انہیں برابر دکھ ہوتا ہے اس لئے وہ کسی ایک فریق کو موردالزام قرار نہیں دے سکتے۔ بہرحال طبریس اور حیفہ اور فلسطین کے دوسرے مقامات پر رونما ہونے والے واقعات سے سبق سیکھا جاسکتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ آئندہ یافہ ایسے واقعات کا مرکز بننے والا ہے۔ اگرچہ یافہ تل ابیب کے نواح میں واقع ہے مگر اس میں ستر سے اسی ہزار تک عرب آباد ہیں بلکہ کچھ وارڈوں کو چھوڑ کر، اس کی ساری آبادی ہی عرب ہے''۔ سر محمد نے خیال ظاہر کیا کہ تقسیم کے پلان کے مطابق یافہ کو کسی عرب ریاست سے متعلق نہ ہونے کے باوجود عربوں کی ریاست کا حصہ بننا تھا۔ اگر یافہ کی آبادی کو گنتی میں رکھا جائے تو یہودی ریاست میں پانچ لاکھ سے زیادہ عرب بستے ہیں اور اگر اسے یہودی ریاست میں شامل کر دیا جائے تو مؤخرالذکر ریاست میں عربوں کی اکثریت ہو جاتی ہے۔ بہرطور اگر تقسیم کا منصوبہ نافذ کر دیا گیا تو یہ لازمی بات ہے کہ یہودی ریاست میں رہنے والے عربوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا یا بے دخل کر دیا جائے گا اور یہی صورتحال عرب ریاست میں رہنے والی تھوڑی سی یہودی اقلیت کو بھی پیش آسکتی ہے۔ سر محمد نے واضح کیا کہ یہ دلیل تقسیم کے منصوبہ کے نفاذ کے خلاف سب سے مضبوط دلیل ہے۔ فلسطین میں رونما ہونے والے واقعات متنبہ کرتے ہیں کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔

(فلسطین پر جنرل اسمبلی کی بحث کا تسلسل 123 واں اجلاس منعقدہ 23/اپریل 1948ء کی طبع شدہ روداد سے ماخوذ بشکریہ ڈاگ ہیمر شولڈ لائبریری اپسالا سویڈن)

28/اپریل 1948ء

28/اپریل کے اجلاس میں سر ظفر اللہ خاں نے کہا اپنی پچھلی تقریر میں میں نے ان واقعات کا جائزہ لیا تھا جو جنرل اسمبلی کا اجلاس بلانے کا موجب بنے تھے۔ اب وہ ان ریزولیوشنوں کے بارہ میں اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں جو اسمبلی میں پیش کئے گئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ چارٹر میں کوئی ایسی شق موجود نہیں جو 29 نومبر کے ریزولیوشن کو بزور قوت نافذ کرنے میں کام آسکے۔ سلامتی کونسل نے نہ صرف اس بات کو محسوس کیا ہے بلکہ تسلیم بھی کیا ہے جو ریزولیوشن کے نفاذ کی ذمہ داری اس پر تھوپی گئی ہے وہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ جنرل اسمبلی کا اجلاس فلسطین کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے بلایا گیا تھا۔ مینڈیٹ ختم ہونے میں زیادہ سے زیادہ پندرہ دن رہ گئے ہیں اور فلسطین ابھی سے خانہ جنگی کا شکار ہوگیا ہے۔ اس بات کو کبھی بھولنا نہیں چاہئے کہ تقسیم کا فیصلہ صرف بے پناہ قوت استعمال کرکے اور فلسطین کی اکثریت کو دبا کر ہی نافذ کیا جاسکتا ہے اور یہ حل اقوام متحدہ کے اراکین ممالک کو یقیناً پسند نہیں ہوگا اور خود اقوام متحدہ کے چارٹر کے بھی منافی ہوگا۔

تقسیم کے خلاف دوسرے اعتراضات کے علاوہ ایک ایسا مضرت رساں عنصر بھی ہے جو عربوں کے لئے تقسیم کے فیصلہ کو ناقابل قبول بناتا ہے کہ یہودی ریاست کا وجود یہودی آبادکاروں کی باہر سے مسلسل آمد کی صورت ہی میں قائم رہ سکتا ہے اور آبادکار اسی صورت میں آسکتے ہیں جب عربوں سے نئی زمین خریدی جائے۔ اس طرح ایک بار وہ زمین یہودی ایجنسی کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو عرب اس سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ تقسیم کے منصوبہ میں یہ بھی درج ہے کہ مشرقی گلیلی اور نجیب کے علاقے جہاں یہودی اقلیت میں ہیں یہودیوں کو اس غرض سے دے دیئے جائیں کہ وہاں یہودی آبادکاروں کو بسایا جاسکے اور وہ اقلیت سے اکثریت میں بدل جائیں۔

اگر تقسیم کا منصوبہ انصاف اور مساوات پر مشتمل ہوتا تو اس کی مخالفت رفتہ رفتہ ختم ہو جاتی مگر تقسیم کی ناانصافی کے ساتھ یہودیوں کی طرف سے زمین کو قومیانے کا سلسلہ اور جذباتی، تاریخی اور مذہبی اعتراضات کی موجودگی عربوں کے لئے اس تقسیم کو ہمیشہ کے لئے ناقابل قبول بنا دیتی ہے۔ اگر تو ٹرسٹی شپ کے قیام کا مقصد مینڈیٹ اور تقسیم کے درمیانی خلا کو پُر کرنا ہے۔ اگر اس کا مقصد ایسا انتظامی ڈھانچہ قائم کرنا ہے جو بعد میں کسی وقت تقسیم کے فیصلہ کو بزور قوت نافذ کرسکے تو پاکستان کا وفد اس کی مخالفت کرے گا۔ اگر ٹرسٹی شپ پلان کا مقصد واقعی فلسطین میں امن بحال کرنا اور غیر جانبدار انتظامیہ قائم کرنا ہے جو جہاں تک ممکن ہو جمہوری اصولوں پر عربوں اور یہودیوں دونوں کو تعاون پر آمادہ کرکے اس مسئلہ کا منصفانہ حل تلاش کرنا ہے تو پاکستان کا وفد اس پر غور کرے گا۔ اگر امریکہ کی جانب سے پیش کردہ ورکنگ پیپر کا ابتدائیہ اس پلان کے اصل مقاصد کا آئینہ دار ہے اور امریکی تجاویز متعلقہ فریقوں کے حقوق اور دعووں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور سیاسی حل کی خاطر بغیر کسی تعصب کے بنائی گئی ہیں تو پاکستان کے وفد کا خیال ہے کہ ایسا پلان سنجیدگی سے مطالعہ کا مستحق ہے۔ کمیشن کو اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا زیرغور مسودہ میں زیادہ سے زیادہ جمہوری اصولوں کا اطلاق کیا جاسکتا ہے؟ اگر کوئی ایسی صورت ہوسکے جس میں ایک جانب عربوں اور یہودیوں کا اور دوسری طرف قائم ہونے والی انتظامیہ کا ہر ممکنہ تعاون شامل ہو تو اسے ترجیح دی جانی چاہئے۔ کوشش کی جانی چاہئے کہ ریاست کے دستوری اور انتظامی اداروں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل ہوں اور گورنر جنرل کے خصوصی اختیارات کو کم سے کم حد تک محدود رکھا جائے ہاں فلسطین کے فریقین کی آپس کی کم اعتمادی کے پیش نظر گورنر جنرل کو بعض امور میں ایسا اختیار دے دیا جائے کہ وہ انتظامی اور آئینی اداروں کے فیصلوں کو ماننے کا پابند نہ ہو۔ دستور سازی کے ادارہ کی تشکیل اور انتظامی اداروں میں تقرر کے طریق پر جمہوری نقطہ نظر سے غور ہونا چاہئے۔ اسی طرح پر دستور ساز ادارہ کو یہ حق بھی دینا چاہئے کہ اگر کوئی حکومت اعتماد زائل کر بیٹھے تو اسے گرایا بھی جاسکے۔ اگر تعداد کے اختلاف کے باوجود دونوں فریقوں سے برابری روا رکھی جائے گی تو آبادی کی اکثریت کے حقوق مجروح ہوں گے مگر دونوں فرقوں کے خصوصی حالات کے پیش نظر مناسب اقدامات کے ذریعہ اقلیت کے حقوق کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔

جہاں تک آبادکاروں اور زمین کی خرید کا تعلق ہے موجودہ صورتحال کو برقرار رکھا جانا چاہئے ورنہ کسی ایک یا دوسرے فریق کے حقوق و مفاد پر زد پڑے گی۔ ٹرسٹی شپ کی شرائط میں ان نکات پر کسی بات کا شامل ہونا قبل از وقت ہوگا۔

پاکستانی وفد نے یہ امید ظاہر کی کہ مناسب ہوگا کہ بیان کردہ نکات کی روشنی میں پلان کے مطابق فلسطین میں امن کی بحالی کے امکانات کا جائزہ لیا جائے توقع ہے کہ درمیانی وقفہ میں فریقین کسی افہام و تفہیم پر پہنچ جائیں گے اور انہیں مستقبل میں امن و آشتی کے ساتھ رہنے پر آمادہ کیا جاسکے گا''۔

(130 ویں اجلاس منعقدہ 28/اپریل 1948ء کی چھپی ہوئی روداد سے ترجمہ بشکریہ ڈاگ ہیمر شولڈ لائبریری اپسالا)

بقیہ صفحہ 6

چیز/پین/چابی/پیچ کس آہستگی سے گھسا دیں (زور مت لگائیں) اور خون کا اخراج روکنے کے لیے کسی صاف کپڑے/روئی سے ڈھانپ دیں۔ (خطرناک کام ہے، بہت احتیاط سے کریں)

Fits جھٹکے لگنے کی صورت میں

☆شیر خوار بچوں میں وقت پر دودھ نہ پلانے سے جھٹکے لگنا (گلوکوز کی کمی)، مرگی، تیز بخار، سر کی چوٹ Poisioning کی وجہ سے جھٹکے لگ سکتے ہیں۔

☆جب جھٹکے لگ رہے ہوں تو مریض کے منہ میں ہرگز کوئی دوائی یا پانی نہ ڈالیں۔

☆جھٹکوں کے دوران اسے پکڑ کر روکنے کی کوشش ہرگز نہ کریں ورنہ پٹھوں کو نقصان ہوسکتا ہے۔

☆اگر مریض بیڈ پر ہے تو اس کے اردگرد سے تیز دھار نوکیلی چیزیں اُٹھالیں اُسے بیڈ سے نیچے مت گرنے دیں۔

☆اگر نہر کے کنارے یا پتھریلی زمین پر ہے تو اسے کچی زمین پر لٹا دیں وگرنہ اُسے اونچائی سے گرنے پر Fracture یا Head Injury ہوسکتی ہے۔

☆چولہے/آگ/بجلی کی تاروں سے دور ہٹا دیں۔

☆اگر دانت زور سے بج رہے ہوں تو زبان کٹ سکتی ہے دانتوں کے درمیان کپڑا/تولیہ پھنسائیں۔

☆ جھٹکے عموماً 3 سے 5 منٹ میں خود بخود ختم ہوجاتے ہیں اگر اس کے بعد بھی نہ رُکیں فوراً 1122 پر کال کریں۔

☆زیادہ دیر جھٹکے لگنے سے دماغ کو ناقابل تلافی نقصان ہوسکتا ہے۔

☆مریض کی ناک بند کرنے کی کوشش یا جوتے وغیرہ سنگھانے کی کوشش نہ کریں۔

☆منہ کی جھاگ کو سانس کے راستے میں جانے سے بچانے کیلئے اُسے کروٹ کے بل لٹا کر پچھلی سائیڈ سے پکڑ کر رکھیں۔

زیادہ مقدار میں زہریلی گولیوں کے کھانے پر تدابیر

☆اگر بھاری مقدار میں کسی قسم کی گولیاں/خواب آور/چوہے مار، نارکوٹکس افیم جان بوجھ کر خودکشی کیلئے یا انجانے میں کھالی گئیں ہوں تو مندرجہ ذیل اقدامات کریں۔

☆2 سے 3 گلاس نیم گرم پانی کے پلائیں۔

☆حلق میں انگلی مار کر اُلٹی کرانے کی کوشش کریں جتنا اُگل سکتے ہیں اُگل دیں۔

☆Activated Charcol کوئلہ زہر کو چوس لیتا ہے یا 2 ٹکڑے بریڈ کو جلا کر کھلا دیں۔

☆ گھی، مکھن وغیرہ کھلائیں اس سے زہر/گولیوں کے جذب ہونے کا وقت بڑھ جاتا ہے۔

☆ٹھوس زہر کو جذب ہونے اور اثر کرنے میں 2 گھنٹے لگ سکتے ہیں۔

☆50ml کیسٹر آئل یا چار چمچے گھی کے پلا کر دست کروائیں تا کہ کچھ زہر پاخانے کے راستے سے نکل جائے۔

☆بخار آنے پر پانی کی پٹیاں کریں۔

☆ یہ سب کچھ کرتے ہوئے ٹائم ضائع کئے بغیر ہسپتال لے کر جائیں۔

☆☆☆☆☆

مکرم امتیاز احمد خان صاحب ریسکیو 1122

حادثات کے وقت فوری احتیاطی تدابیر

حادثات انسانی زندگی کا حصہ ہیں۔ مگر معمول کے حادثات سے مؤثر طریقے سے نبرد آزما ہونے کی تدابیر پر عمل پیرا ہوکران سے ہونے والے نقصان میں بھی خاطر خواہ کمی لائی جاسکتی ہے۔ حادثہ جب ہو رہا ہوتا ہے تو اس کو روکا نہیں جاسکتا۔ لیکن چند تدابیر پر عمل کر کے حادثات سے ہونے والے ممکنہ اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ حادثات سے ہونے والے نقصانات میں کمی تین طریقوں سے لائی جاسکتی ہے۔

حادثہ سے پہلے کی احتیاطی تدابیر

آپ پہلے سے مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کر کے ممکنہ حادثہ کو روک سکتے ہیں۔ (مثلاً گاڑی کی باقاعدہ جانچ پڑتال، عمارتوں میں آگ بجھانے والے آلات کی تنصیب وغیرہ)

دورانِ حادثہ احتیاطی تدابیر

دورانِ حادثہ صرف چند لمحے ہی ہوتے ہیں جن پر فوری عمل کرتے ہوئے زیادہ نقصان سے بچا جا سکتا ہے۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کے دورانِ حادثہ، آپ حادثہ سے کتنے بہتر طریقے سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ (مثلاً آگ کا لگ جانا، موٹر سائیکل کا کسی چیز سے ٹکرا جانا وغیرہ)

حادثہ کے بعد احتیاطی تدابیر

حادثہ کے بعد آپ کے اپنے بس میں کچھ نہیں ہوتا۔ آپ دوسروں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ مگر آپ اپنے حواس پر قابو رکھتے ہوئے مدد گاروں کو اپنی مدد سے متعلق رہنمائی کر سکتے ہیں۔ (مثلاً گاڑی یا وزن کے نیچے دبے ہوئے ہوں، تو لوگوں کو زور زبردستی کر کے نکالنے کی کوشش سے باز رکھنا وغیرہ)

Rescue1122 کی طرف سے روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے حادثات کے دوران نقصانات کو کم کرنے کے لیے چند حفاظتی تدابیر اور ٹپس پیشِ خدمت ہیں۔

ڈوبتے ہوئے شخص کو بچانے کی تدابیر

☆ آپ کتنے ہی اچھے تیراک کیوں نہ ہوں، ڈوبتے ہوئے شخص کو دیکھ کر فوراً پانی میں چھلانگ نہ لگائیں۔

☆ گھبرائیں مت اپنے حواس قابو میں رکھیں اور فوراً 1122 پر کال کریں۔

☆ ڈوبتا ہوا شخص بچانے والے کا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔

☆ ارد گرد کوئی چیز مثلاً رسی، لکڑی، ٹائر، پلاسٹک کے خالی کین مل جائیں تو احتیاط سے ڈوبتے ہوئے شخص کے قریب پھینک دیں۔

☆ قریب کوئی خاتون ہو تو ان سے دوپٹہ لے کر، اس سے کوئی لکڑی باندھ کر ڈوبتے ہوئے شخص کی طرف پھینکیں۔ اس کام کے لیے کسی کا ازار بند بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆ اگر کوئی چیز بھی نہیں ملتی تو تھوڑی دیر اسے ہاتھ پیر چلانے دیں جب تھک جائے تو اس کی پشت کی طرف سے اس کی طرف چھلانگ لگائیں اور شرٹ یا بالوں سے پکڑ کر کنارے کی طرف کھینچیں۔

☆ اگر ڈوبنے والا شخص آپ کو دبوچنے کی کوشش کرے تو اس سے بچیں اور اپنی ٹانگیں یا ہاتھوں کی مدد سے اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کریں۔

☆ ڈوبنے والے کو نکال کر اس کے پیٹ سے پانی نکالنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اسے کروٹ کے بل لٹادیں۔

☆ اس کی ناک بند کر کے منہ پر کوئی کپڑا رکھ کر زور سے دو سانس دیں اور یہ عمل بار بار دہرائیں۔

کرنٹ لگنا

☆ اگر آپ کو کرنٹ لگ جائے تو کوشش کریں فوراً بٹن بند کر دیں۔ یا خود کو پیچھے گرانے کی کوشش کریں۔

☆ اگر کسی دوسرے کو کرنٹ لگے تو اسے پکڑنے کی بجائے مین سوئچ بند کر دیں۔

☆ اگر سوئچ نہ ملے تو کسی رسی، دوپٹے کی مدد سے تاروں سے پرے کھینچ لیں یا کسی پلاسٹک / لکڑی کی چیز سے تار کو دور ہٹانے کی کوشش کریں۔

☆ مریض کو کرنٹ سے لگنے والی چوٹ سے بچانے کے لیے نیچے کوئی گدیاں / تکیے وغیرہ پھینک دیں۔

☆ مریض کو زمین میں ہرگز مت دبائیں۔

☆ اگر سانس نہ آ رہی ہو تو مریض کی ناک بند کر کے منہ کے ذریعے زور سے ایک سانس دیں اور فوراً 1122 پر کال کریں۔

☆ مریض کو کروٹ کے بل لٹا دیں۔

☆ کبھی بھی گیلے ہاتھوں اور ننگے پاؤں استری، موٹر، واشنگ مشین کے سوئچ نہ دبائیں۔

سانپ کا ڈسنا

☆ دو تہائی سانپ زہریلے نہیں ہوتے۔

☆ فوراً 1122 پر کال کریں۔

☆ زہر چوسنے کی کوشش مت کریں۔

☆ زخم پر چاقو، چھری سے کٹ لگانے کی کوشش ہرگز مت کریں کیونکہ بعض زہر خون کو پتلا کرتے ہیں جس سے خون بہت تیزی سے نکلتا ہے۔

☆ کسی رسی سے باندھنے کی کوشش مت کریں۔

☆ اگر گرم پٹی مل جائے تو سانپ کے کاٹنے والی جگہ سے اوپر پورے عضو پر لپیٹ دیں۔

☆ جسم کے متاثرہ حصے کو حرکت کم سے کم دیں۔

☆ سانپ کے کاٹنے والے حصے کو نیچے لٹکا کر رکھیں۔

☆ اور اس کے دل کے مقام سے نیچے رکھیں اس سے زہر کا اثر جلد نہیں ہوگا۔

☆ اگر سانپ زہریلا نہ بھی ہو تو ٹیٹنس کا انجیکشن ضرور لگوائیں۔

تیز بخار ہونے کی صورت میں

☆ مریض کے سارے بیرونی کپڑے اتار دیں۔

☆ 104 یا اس سے تیز بخار زندگی کے لیے خطرہ ہوسکتا ہے۔

☆ رضائی کمبل وغیرہ کے ذریعے گرمی دے کر بخار اتارنے کی کوشش مت کریں۔

☆ پنکھے / کولر / ائر کنڈیشنر چلا دیں۔

☆ ٹھنڈے پانی کی پٹیاں پورے جسم پر کریں۔

☆ اگر ممکن ہو تو مریض کو ٹھنڈے پانی سے 10 منٹ تک نہلائیں۔

☆ بخار کو نیچے نہ لانے کی صورت میں کسی بھی وقت جھٹکے (Fits) پڑنا شروع ہو سکتے ہیں۔

☆ Fits کی وجہ سے دماغ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

☆ یاد رکھیں بخار خود بیماری نہیں، بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے بخار آتا ہے۔

☆ بخار 102 یا اس سے کم آجائے تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

نکسیر پھوٹنے کی صورت میں

☆ بلڈ پریشر، گرم موسم، ناک پر چوٹ، اندرونی مسئلوں (جگر کی خرابی، خون کے مسائل) وغیرہ کی وجہ سے پھوٹتی ہے۔

☆ Sitting پوزیشن میں بیٹھ جائیں۔

☆ سر کو نیچے ہرگز مت جھکائیں، اسے سیدھا رکھیں۔

☆ سر پر ٹھنڈا پانی ڈالتے رہیں۔

☆ ہرگز مت لیٹیں وگرنہ خون حلق میں جا کر جم سکتا ہے۔

☆ ناک کو انگلیوں کی چٹکی سے بند کر کے منہ سے سانس لیں۔

☆ اگر خون بند نہیں ہو رہا، تو کوئی صاف ململ کا کپڑے کا ٹکڑا / روئی، ناک کے دونوں سوراخوں کے اندر تک گھسا لیں اور منہ سے سانس لیں۔

☆ فوراً ہسپتال جا کر کسی ڈاکٹر کو چیک کروائیں۔

گلے میں کسی چیز کا پھنس جانا

☆ کھانا کھاتے ہوئے بولنے یا ہنسنے سے روٹی کا ٹکڑا، ہڈی کا ٹکڑا وغیرہ گلے میں پھنس سکتی ہے۔

☆ گلے میں کوئی چیز پھنس جائے تو فوراً قریبی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کریں۔

☆ آگے کی طرف جھک کر زور لگائیں، اور سانس کو باہر کی طرف نکالنے کی کوشش کریں۔

☆ زور زور سے کھانسی کریں۔

☆ اگر کوئی نرم پھل کیلا وغیرہ میسر ہو تو مریض کو کھانے کے لیے دیں تاکہ گلے میں پھنسا ٹکڑا پیٹ میں چلا جائے۔

☆ فوراً متاثرہ شخص کو پیچھے سے آ کر دبوچ لیں، اپنے دونوں ہاتھوں کا مکا بنا کر اس کی ناف پر رکھیں، مریض کو آگے کی طرف جھکائیں، اور زور زور سے ہاتھوں کے مکے کو اُوپر کی طرف دو دفعہ دبائیں۔

☆ سانس کا راستہ نہیں کھلتا، تو مریض کسی وقت بھی بیہوش ہوسکتا ہے۔ پیچھے سے اسے سنبھالے رکھیں۔

☆ اگر مریض بے ہوش ہو جائے تو اُسے لٹا کر ناف پر دونوں ہاتھوں سے اندر اور نیچے سے اوپر کی طرف دباؤ دیں۔

☆ مریض کا منہ کھول کر دیکھیں اگر پھنس جانے والی چیز نہیں تو مریض کی ناک بند کر کے منہ کے ذریعے زور سے ایک سانس دیں۔

☆ فوراً 1122 پر کال کریں۔

☆ چھوٹے بچے (چند ماہ) کا ہونے کی صورت میں اپنے بازو پر لٹا کر، بچے کا منہ نیچے کی طرف کر کے دونوں کندھوں کے درمیان آہستہ آہستہ تھپکی دیں۔

☆ اگر دیا گیا سانس باہر آجائے اور مریض کا رنگ نیلا ہونا شروع ہو جائے، تو مریض کی جان بچانے کے لیے گلے پر سانس کی نالی میں کوئی نوک دار

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب انسپکٹر مال وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کی نواسی رضوانہ سلمان واقفہ نو بنت مکرم سلمان احمد خورشید صاحب نے 4 سال 11 ماہ کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ بچی کو قرآن پاک پڑھانے کی توفیق اس کی والدہ اور نانی اماں کو ملی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن مجید کے حقیقی معانی اور مطالب کو سمجھنے والی بنائے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر لیاقت علی خان صاحب صوفی ہومیو شفاخانہ ربوہ لکھتے ہیں کہ قریباً دو ہفتے قبل اسلام آباد سے بذریعہ کار آتے ہوئے ہماری گاڑی الٹ جانے کی وجہ سے مجھے، میری اہلیہ اور دو بیٹیوں کو شدید چوٹیں لگی تھیں تاہم اللہ تعالیٰ نے جانیں بچالیں۔ میری اہلیہ اور بچیاں تو خدا کے فضل سے چلتی پھرتی ہیں۔ میں ابھی تک صاحب فراش ہوں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست دعا ہے۔

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب ولد مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب سابق کارکن تحریک جدید تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم لطیف احمد طاہر صاحب مغلپورہ لاہور شدید بیمار ہیں اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم بشیر احمد صاحب (ر) ڈویژنل انجینئر محکمہ ٹیلی فون دارالرحمت شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم سفیر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ رفعت سفیر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے 16 اکتوبر 2011ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے طلحہ احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت چوہدری جلال الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صحت والی زندگی دے خادم دین ہونے اور دینی اور دنیوی حسنات سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا رفیق احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع خوشاب اطلاع دیتے ہیں۔

میری بھانجی مکرمہ عطیۃ الکریم صاحبہ کے خاوند مکرم ناصر نثار خان صاحب ابن مکرم نثار احمد خان صاحب قائد مجلس و سیکرٹری مال جھبراں ضلع شیخوپورہ مورخہ یکم جنوری 2012ء ربوہ سے زیارت مرکز سلسلہ کے بعد اپنے گاؤں جھبراں کے اطفال کو واپس لے کر جا رہے تھے کہ راستہ میں گاڑی کو ایک خوفناک حادثہ پیش آ گیا۔ بس بے قابو ہوکر مخالف سمت سے آنے والی گاڑی سے جاٹکرائی آپ کو بعض گہری چوٹیں لگیں جن کی شدت کی وجہ سے جانبر نہ ہوسکے اور حادثہ کے بعد بیہوش رہے اور اگلے روز بعمر 32 سال آپ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم تنویر احمد صاحب معلم سلسلہ نے مورخہ 2 جنوری کو جھبراں میں پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی موصوف ہی نے کروائی۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ نمازوں کی پابندی خود تو تھی ہی دوسروں کو بھی اس سلسلہ میں توجہ دلاتے رہتے تھے۔ نماز تہجد کا بھی انہوں نے کبھی ناغہ نہیں کیا تھا۔ تلاوت قرآن کریم بھی باقاعدگی سے کرتے تھے۔ اپنے بچوں میں بھی نمازوں کا ذوق، شوق اور محبت پیدا کی تھی۔ مرحوم نے ذاتی توجہ کوشش اور اکثر و بیشتر اخراجات کی وجہ سے وہاں ایک نہایت وسیع بیت الذکر تعمیر اور آباد کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے سننے کیلئے U.P.S بھی لگوایا ہوا تھا تاکہ خطبہ رہ نہ جائے۔ آپ نے اپنی یادگار تین بیٹیاں ملیحہ ناصر 9 سال، فریحہ ناصر 6 سال، ثوبیہ ناصر 2 سال، دو بیٹے مرتضیٰ ناصر بعمر ساڑھے سات سال، یاسر محمود 4 سال، بیوہ مکرمہ عطیۃ الکریم صاحبہ اور بہن بھائیوں کے علاوہ والدہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرمہ شوکت نصیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ذیشان نصیر صاحب ابن مکرم نصیر احمد صفدر صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 24 نومبر 2011ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرمہ لبنیٰ اشفاق صاحبہ بنت مکرم چوہدری اشفاق احمد صاحب اولکھ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر کیا۔ مکرم ذیشان نصیر صاحب، مکرم چوہدری فضل کریم صاحب آف کالس ضلع گجرات کے پوتے اور حضرت چوہدری میاں خان صاحب آف کالس ضلع گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ اسی طرح ننھیال کی طرف سے مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب آف گوٹریالہ ضلع گجرات کے نواسے اور حضرت منشی سلطان عالم صاحب آف گوٹریالہ ضلع گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے تعلق ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے، مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ نیز یہ جوڑا حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاؤں کا حقیقی وارث ٹھہرتے ہوئے خلافت احمدیہ کے وفادار اور جاں نثار بنے رہنے کی توفیق پائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ ترکہ مکرم چوہدری محمد اکرم خان ساہی صاحب)

مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم چوہدری محمد اکرم خان ساہی صاحب وفات پاچکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 9/13 محلہ دارالصدر برقبہ 2 کنال میں سے 15 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمد انور خان ساہی صاحب (بھائی)
(3) مکرم محمد ارشد خان ساہی صاحب (بھائی)
(4) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (بہن)
(5) مکرم محمد افتخار خان ساہی صاحب (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

کرکٹ ٹورنامنٹ

(مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع عمر کوٹ)

مکرم رفیع احمد صاحب ناظم اطفال الاحمدیہ ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 25 دسمبر 2011ء کو ضلع عمر کوٹ کے اطفال الاحمدیہ کے درمیان کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریب مکرم نصیر احمد اٹھوال صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع عمر کوٹ کی زیر صدارت ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم طارق مسعود صاحب ناظم اطفال الاحمدیہ علاقہ نے بچوں کو نصائح کیں۔ ٹورنامنٹ میں کل چھ ٹیمیں شامل ہوئیں۔ کنری اور محمود آباد فارم کے درمیان فائنل میچ کھیلا گیا۔ فائنل میں کنری کی ٹیم فاتح رہی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری ناصر احمد وابلہ صاحب امیر ضلع عمر کوٹ تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی اور محترم امیر صاحب نے اعزاز پانے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ فائنل میچ کے بہترین کھلاڑی حارث احمد جبکہ ٹورنامنٹ کے بہترین بیٹسمین ذیشان احمد مجلس محمد آباد، بہترین باؤلر وقاص احمد مجلس ناصر آباد فارم اور مین آف دی ٹورنامنٹ تابش احمد محمود آباد قرار پائے۔ محترم امیر صاحب ضلع عمر کوٹ نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

مکرم فتح الدین صاحب کے متعلق معلومات درکار ہیں

مکرم لطیف احمد طاہر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پڑنانا مکرم مولوی فتح الدین آف دھرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور مربی سلسلہ اور مناظر احمدیت کے بارے میں اگر کسی کے پاس کسی قسم کی معلومات خصوصاً ایمان افروز واقعات اور حالات زندگی یا تصویر وغیرہ ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ تصاویر Scan کرکے ساتھ واپس کردی جائیں گی۔ شکریہ

ایڈریس: لطیف احمد طاہر صاحب
مکان نمبر 132A/LDA گلی کھجوروالی
غوثیہ کالونی سک نہر ساہواڑی مغلپورہ لاہور
موبائل: 03224503422,03334155816

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

وزیراعظم نے سیکرٹری دفاع کو برطرف کردیا

وزیراعظم نے مس کنڈکٹ اور غیر قانونی اقدام کے الزام پر سیکرٹری دفاع لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد نعیم لودھی کو ان کے عہدے سے برطرف کردیا۔ کابینہ سیکرٹری نرگس سیٹھی کو سیکرٹری دفاع کے عہدے کا اضافی چارج دے دیا گیا۔

بجلی کا شارٹ فال 6ہزار میگاواٹ ہوگیا

ملک بھر میں بجلی کا شارٹ فال 6 ہزار میگاواٹ ہو گیا ربوہ سمیت ملک کے دوسرے شہروں میں بارہ بارہ گھنٹے سے زائد بجلی غائب رہنے لگی جس سے کاروبار زندگی ٹھپ ہو کر رہ گیا اور عوام کی مشکلات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پی ایس او کی جانب سے عدم ادائیگی پر پیپکو کو تیل کی فراہمی روک دی۔ جس کے باعث بجلی کی بندش کا دورانیہ بڑھا دیا گیا ہے۔ اگر صورتحال اسی طرح برقرار رہی تو ملکی ترقی کا پہیہ جام ہوجائے گا۔

قطر سے 500 ملین کیوبک فٹ یومیہ ایل این جی درآمد کرنے کا فیصلہ

حکومت نے ملک میں جاری توانائی کے بحران سے نمٹنے کیلئے قطر سے آئندہ جون تک 500 کیوبک فٹ ایل این جی یومیہ درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بحران کے شدت اختیار کرنے پر حکومت نے خود قطر سے ایل این جی درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

تربت میں ایف سی کے قافلے پرحملہ

تربت کے علاقے بلیدہ میں گامران اور کلک کے درمیان نیوانو کے مقام پر مکران اسکاؤٹس کے قافلے پر نامعلوم مسلح افراد نے حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں 14 سیکیورٹی اہلکار جاں بحق اور 15 شدید زخمی ہوگئے۔ جبکہ حملے میں 3 گاڑیاں تباہ ہو گئیں حملہ آور مبینہ طور پر سرکاری اسلحہ بھی ہمراہ لے گئے۔

جاپان میں گزشتہ سال 30ہزار 513 افراد نے خودکشی کی

جاپان میں 2011ء میں خودکشی کرنے والے افراد کی تعداد 30ہزار 513 ریکارڈ کی گئی ہے۔ جاپانی وزارت داخلہ کی جانب سے جاری ہونے والے اعدادو شمار کے مطابق جاپان میں گزشتہ 14 سال سے خودکشی کرنے والے افراد کی تعداد 30ہزار سے زائد رہی ہے جو ایک ریکارڈ ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال 2011ء میں خودکشی کرنے والوں میں 20ہزار 8سو 67 مرد اور 9ہزار 6سو 46 خواتین شامل تھیں۔

نیپرا کا بجلی کی قیمتوں میں ہر ماہ 15 تا 20 فیصد اضافے سے انکار

نیپرا نے گزشتہ مالی سال کی ریفرنس فیول لاگت رواں سال کیلئے برقرار رکھتے ہوئے ماہانہ فیول ایڈجسٹمنٹ میکانزم کے تحت بجلی کی قیمتوں میں ہر ماہ 15 سے 20 فیصد اضافہ کرنے سے انکار کردیا ہے اور وزارت پانی وبجلی کی جانب سے بجلی کی قیمتوں میں اس فارمولا کے تحت اضافہ کرنے کا منصوبہ گمراہ کن قرار دیتے ہوئے اسے صریحاً نیپرا ایکٹ کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

امریکہ میں دس فٹ برف پڑنے سے نظام زندگی درہم برہم

امریکہ میں دس فٹ برف پڑنے سے نظام درہم برہم ہو گیا۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکہ کی ریاست الاسکا میں موسم سرما کی شدید برف باری نے تباہی مچادی۔ شدید برف باری کے باعث کئی گھروں کی چھتیں گرنے سے سینکڑوں افراد بے گھر ہو گئے اور سڑکوں پر دس فٹ برف پڑنے سے ذرائع آمدورفت معطل ہوگئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:27

مکان برائے فروخت
رقبہ 13 مرلے فرنٹ $54\frac{1}{2}$ فٹ تین کمرے باتھ کچن برآمدہ گیس بجلی پانی کی سہولت
دارالعلوم غربی صادق ربوہ: 0333-9791530

موسم سرما کی نئی ورائٹی ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
ورلڈ فیبرکس
0333-6550796
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی سٹور ربوہ

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی، جسمانی ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0334-7801578

ترقی کی جانب ایک اور قدم
لہنگے ہی لہنگے
قیمت آپ کی سوچ سے بھی کم
صاحب جی فیبرکس
بڑی والی دکان نزد شریف جیولرز
ریلوے روڈ۔ربوہ: 047-6214300

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214 فون
دکان 6216216 :047-6211971

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956
429 بی بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

کمپیوٹر کورسز میں داخلہ
کمپیوٹر سنٹر گورنمنٹ جامعہ نصرت میں درج ذیل کمپیوٹر کورسز میں داخلہ جاری ہے۔
خواہشمند طالبات 15 جنوری 2012ء تک داخلہ لے سکتی ہیں مزید معلومات کیلئے کمپیوٹر سنٹر رابطہ کریں
Computer Basics (Beginner Level)
Web Development (Advanced Level)
برائے رابطہ 0476214719,0333 6707106:
www.jamianusrat.co.nr

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے اہل ربوہ کیلئے خوشخبری
اہل ربوہ کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے گولبازار ربوہ میں دوسری برانچ کا اکتوبر 2011ء سے باقاعدہ افتتاح کردیا ہے۔ صاف ستھرا و پُرسکون ماحول وسیع پارکنگ۔ دوسرے شہروں سے پک اَپ کی سہولت موجود ہے۔ آج ہی U.K، جرمنی، کینیڈا، امریکہ اور دیگر ممالک میں پارسل اور کاغذات بھجوانے کیلئے تشریف لائیں۔
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
Near MCB,Opposite Bait-ul-Mehdi
Goal Bazar Rabwah
فون دفتر: 0476214955
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

PE
پاکستان الیکٹروانجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پائوڈر کوٹنگ مشین، ڈی او نائزر پلانٹ
پی۔وی۔سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37۔دل محمد روڈ، لاہور۔فون: 042-37247744, 0313-4280871, 0300-4280871

FR-10

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003